السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس میں اشکال یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کو کیسے مارا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ''میں صحیح سند کے ساتھ ایک حدیث آتی ہے۔''

"كَانَ مَلَكُ الْمَوْتِ يَأْتِي النَّاسَ عِيَانًا"

کہ فرشتہ لوگوں کے پاس انسانی شکل وصورت میں آتا تھا۔ توملک الموت نے جب موسیٰ علیہ السلام کو آکر کہا کہ "أَجِبْ رَبَّكَ" تو اس وقت اپنے ساتھ کوئی چیز نہیں لائے۔

علامت کے طور پر کہ جسے موسیٰ علیہ السلام دیکھ کر متنبہ ہوجاتے اور سمجھ جاتے کہ یہ فرشتہ ہے کسی شخص کے پاس آکر کوئی یہ کہے تو اپنی روح میرے حوالہ کر تو اس کا جواب کیا ہوگا؟

جہاں پوری لمبی حدیث آتی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ جب فرشتہ نے جا کر اللہ تعالیٰ کے پاس شکایت کی تو دوبارہ جب اللہ تعالیٰ نے بھیجا تو اس وقت ایک نشانی دے کر بھیجا۔

دوسری بات کہ: جب پہلی مرتبہ فرشتہ آیا تو اس وقت موسیٰ علیہ السلام نہیں جھکے جب دوبارہ آیا تو کیوں جھکے؟ تو جواب واضح ہے کہ پہلی مرتبہ وہ انسانی شکل میں گیا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کو معلوم نہیں تھا کہ یہ فرشتہ ہے۔ دوسری مرتبہ جب آیا تو اس کے ساتھ علامت بھی تھی۔ تو موسیٰ علیہ السلام علامت دیکھ کر مطمئن ہوگئے تو بہر حال تفسیر میں اگر ہم امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کا مطالعہ کریں تو اشکال زائل ہوجاتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ اسرائیلیات میں سے ہے۔ اس کا قول بھی باطل ہوجاتا ہے کیونکہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں روایت اسرائیلی ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ یہود ونصاریٰ سے مروی ہے۔ وہ اپنے سلف سے بیان کرتے ہیں تو اس میں جھوٹ و سچ دونوں کا احتمال ہے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِذَا حَدَّثَكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوهُمْ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ"

اسرائیلی روایات قصص کی نسبت دو قسموں میں تقسیم ہوتی ہیں:

پہلی تقسیم: اور یہ زیادہ ہوتی ہیں کہ جو اہل کتاب کے بارے میں مروی ہوں۔۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے۔

دوسری قسم: اور یہ کم ہیں کہ بعض ایسی اسرائیلی روایات کہ جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسرائیل سے بیان کرتے تھے تو ایسی اسرائیلی روایات صحیح ہیں۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف سے خبر دے رہے ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

احادیث کے علل اور روایات پر نقد کا بیان صفحہ: 292

محدث فتویٰ